بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

اداریہ

مسلمہ فقہی اصولوں کی خلاف ورزی اور تجدد پسندی کا شاخسانہ

عہد رسالت مآب ﷺ اور خیر القرون کے بعد ہر دور میں اسلام مظلوم کے ساتھ اپنوں نے ظلم کرتے ہوئے اسے تختہ مشق بنایا ہے اور دیگر اقوام و ملل کے افکار سے متاثر ہو کر اسلامی نظام حیات میں ٹاٹ کا پیوند لگانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے مگر اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے علماء و اہل علم کو کہ انہوں نے ایسے فتنوں کی بروقت گرفت اور سرکوبی کر کے اسلام کی اصل حیثیت اور شناخت کو ہمیشہ قائم کر رکھا اور اس میں پیوند کاری کی کوششوں کو اپنے علم و مطالعہ اور اللہ کے فضل و احسان سے ناکام بنایا۔

ہندو پاک میں بھی تجدد پسندی کی لہر کئی بار اٹھائی گئی اور اقوامِ غیر نے خطیر رقوم خرچ کر کے متجددین کی سر پرستی جاری رکھی مگر اللہ تبارک وتعالی نے ایسے مردانِ کار پیدا فرمائے جو دلائل کی قوت سے تحفظ اسلام کی تحریک لے کر اٹھے اور انہوں نے متجددین کے ریلوں اور ریلیوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا دیا۔

ایسی ہی متجددانہ فکر کے امین ہمارے دور کے ایک صاحب ہیں جنہوں نے اپنا تعارف جاوید احمد غامدی کے نام سے کرا رکھا ہے۔ موصوف کے ادارہ کی ویب سائٹ میں آپ کے تعارف میں درج ہے ''ان کے دادا نور الٰہی کو لوگ گاؤں کا مصلح کہتے تھے، اسی لفظ مصلح کی تعریب سے اپنے لیے غامدی کی نسبت اختیار کی اور اب اسی رعایت سے جاوید احمد غامدی کہلاتے ہیں''۔

مصلح خود عربی لفظ ہے اس کی تعریب سے غامدی کی نسبت اختیار کرنے کا طریقہ سمجھ میں نہیں آیا۔ ممکن ہے اس کے بھی کچھ اصول و مبادی آپ نے حسب معمول وضع فرمائے ہوں۔ مصلح غیر عربی لفظ تو نہیں کہ اس کی تعریب کی جا سکے۔ غامد کا مادہ [غ م د] اسم فاعل ہے اور اس کے معنی چھپانے اور مستور رکھنے کے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی صاحب کے نام ایک خط میں غامدی کا پس منظر غامدی صاحب نے خود یہ بیان فرمایا تھا کہ آپ کے بچپن میں آپ کے والد محترم کے کوئی دوست عرب سے تشریف لائے تھے ان کے نام کا آخری حصہ غامدی تھا آپ کے والد کو یہ نام اچھا لگا اور

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

انھوں نے اسے آپ کے نام کا حصہ بنا دیا جب کہ [حدیث مبارک ابن ماجہ کتاب الحدود باب ۳۶] میں رسالت مآبؐ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے باپ یعنی اپنے آباء و اجداد کے سوا کسی دوسرے باپ کے ساتھ اپنی نسبت جوڑ دے۔ گزشتہ دنوں ڈین فیکلٹی آف ماس کمیونی کیشن، جامعہ پنجاب ڈاکٹر مغیث شیخ کراچی تشریف لائے تھے۔

ایک نجی محفل میں مغیث شیخ صاحب نے تصریح فرمائی کہ ''عربوں کا قبیلہ غامد فصاحت و بلاغت میں عالم عرب میں ممتاز تھا اسی مناسبت سے غامدی کنیت اختیار کی جس کے مجازی معنی ہیں عربی فصاحت و بلاغت میں ممتاز ترین شخص جب کہ تاریخ کے کسی تذکرے میں یمن کے غامدی قبیلے کی فصاحت و بلاغت کا کوئی ذکر نہیں اور عربی میں قبیلہ قریش افصح العرب تھا اس فصاحت کی غامدی قبیلے تک منتقلی عجیب بات ہے۔ چوتھی روایت آپ کے حوالے سے یہ بیان کی گئی ہے کہ بنو غامد کی وہ خاتون جنھیں رسالت مآبؐ نے اعتراف گناہ کے بعد سنگسار فرما دیا تھا اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے بعض ناروا الفاظ پر آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اگر غامدیہ کی توبہ مدینہ پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لیے کافی ہوگی''۔ اس خاتون کے اکرام و احترام میں آپ نے غامدی کی نسبت اختیار فرمائی ہے۔ بہرکیف غامدی صاحب کی نسبت غامدیہ کچھ بھی ہو وہ اس دور کے ایک ایسے متجدد ہیں کہ جنہوں نے دین کے بعض مسلمات اور فقہی اصولوں کے برعکس رائے قائم کی ہے اور اسی کو تفہیم دین کا صحیح راستہ قرار دیا ہے۔ ان کے خیال مین دین کے بعض مسلمات تجدد پسندی کے راستہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں چنانچہ ان کے انحرافات اور انکارِ مسلمات میں سے بعض پیش خدمت ہیں۔

ان کے خیال میں اسلام ایک مکمل ضابطہء حیات نہیں ہے۔

ان کے خیال میں اللہ کے رسول ﷺ کے وصال کے بعد کسی کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ان کے نزدیک مسلمان لڑکی ہندو لڑکے سے شادی کر سکتی ہے۔

ان کے نزدیک' ہندو مشرک نہیں ہیں۔ سور (خنزیر) کی کھال کی تجارت کرنا ان کے نزدیک جائز کاروبار ہے۔ شادی شدہ مرد و عورت کی سزا رجم کے وہ انکاری ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا انکار۔ داڑھی رکھنے کے شرعی حکم کا انکار۔

مرد و عورت کی مخلوط با جماعت نماز کا جواز اور اس کے برعکس چودہ سو برس سے قائم نظام صلوۃ کا

انکار۔ اخلاقی حدود میں رہتے ہوئے انٹرنیٹ پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں لی باہم دوستی کا جواز

ان کے نزدیک، مرد کی طرح کوئی خاتون بھی نکاح خواں ہوسکتی ہے۔

یاجوج ماجوج سے مراد وہ مغربی اقوام لیتے ہیں۔ ظہور مہدا اور دجال کے آنے کے منکر ہیں۔

اگر بغیر سود قرض نہ مل سکتا ہو تو سودی قرض لے کر مکان تعمیر کرنا ان کے نزدیک جائز ہے۔

ان کے نزدیک، سنت صرف ستائیس قسم کے اعمال کا نام ہے۔

وہ حضورﷺ کے اقوال اور تقریرات کو سنت نہیں مانتے بلکہ صرف افعال کو سنت کہتے ہیں۔

ان کے نزدیک حدیث مبارکہ سے دین میں کسی عقیدے اور عمل کا اضافہ نہیں ہوتا۔

ان کے نزدیک مجسمہ سازی جائز ہے۔ ہم جنس پرستی کو وہ فطری چیز قرار دیتے ہیں۔

معروف ومنکر کا تعین کسی شرعی مصدر سے نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا تعین انسانی فطرت کرے گی

۔کھانے کی اشیاء میں صرف چار چیزیں حرام ہیں (سور، مردار خون، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور) باقی سب حلال ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ حضورﷺ کے شانہ اقدس پر سر رکھ کر ماہر فن مغنیہ کا گانا سنا کرتی تھیں اور رقص دیکھا کرتی تھیں۔

مرتد کی سزا کے وہ منکر ہیں۔

ہمارے ایک نوجوان فاضل دوست نے مرتد کی سزا کے حوالہ سے ان کے نقطہ نظر کو دلائل سے رد کیا ہے ان کا مفصل مضمون اس شمارے کی زینت ہے۔ غامدی صاحب کے دیگر افکار کا رد اہل علم مسلسل پیش کررہے ہیں اور اس سلسلہ میں مختلف رسائل وجرائد میں وقیع علمی مباحث شائع ہورہے ہیں۔ ارتداد کے حوالہ سے غامدی صاحب کی فکر کا رد کسی تحریر میں ایسا جامع نہیں کیا گیا جیسا کہ مجلّہ فقہ اسلامی کے قاری، جناب عمیر الحسن صدیقی نے کیا ہے جناب عمیر الحسن حضرتِ علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی کے تلمیذ رشید ہیں علاوہ ازیں وہ المرکز الاسلامی کراچی میں زیر تعلیم رہے ہیں اور حال ہی میں اسی مرکز میں استاذ کے درجہ پر فائز کئے گئے ہیں۔ وہ اس مضمون سے پہلے کئی ایک تحقیقی مقالات لکھ کر دادِ تحسین پا چکے ہیں۔ امید ہے ان کا یہ مقالہ بھی تحقیقی اصولوں کے مطابق اپنا مقام حاصل کرے گا۔ ہم نے قارئین کو زحمت انتظار سے بچانے کے لئے پورا مقالہ ایک ہی شمارے میں شائع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

علم وفن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں (محدث ابوزرعہ)